وصيّتِ شهيد
ابو الجرّاح الغامدى

وصیّت

ابو الجرّاح الغامدی شہید

(احمد الحزنوی)

ابوالجراح الغامدی شہید (احمد الحزنوی) ان انیس نوجوانوں میں سے ایک ہیں
جنہوں نے گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کو نیویارک اور واشنگٹن پر ہونے والے حملوں میں حصہ لیا

مترجم: ابو مسلم

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرحیم

وصیّت

ابو الجرّاح الغامدی شہید

(احمد الحزنوی)

میں نے قسم کھائی تھی کہ یا تو عزت ووقار کے ساتھ جیوں گا
یا اپنے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کروا دوں گا
میں اپنی جان اللہ کے ہاتھ بیچ چکا ہوں
اور اللہ نے بھی میرا یہ نذرانہ قبول کیا ہے
میں نے اس پیغام کی خاطر اپنا لہو بہایا ہے
تاکہ یہ اعلان ہر ایک کان تک جا پہنچے!

تعارف

سرزمینِ انبیاء سے تعلق رکھنے والا یہ مردِ مجاہد ابو الجراح الغامدی (احمد الحزنوی) ایک عالم باپ اور معلّمہ ماں کا ایسا بیٹا ہے جس کا دل ہمیشہ سے جہاد کیلئے دھڑکتا تھا، اور اس کا یہی جذبہ اس کو افغانستان لے آیا۔ یہ ان انیس نوجوانوں میں سے ایک ہے جنھوں نے نیویارک اور واشنگٹن پر حملوں میں حصہ لیا اور شہادت کے درجے پر فائز

ہوئے۔ یہ سعادت پانے کیلئے اس نے مہینوں تربیت حاصل کی تاکہ اس کی نیت خالص اور عقیدہ پختہ ہوجائے اور یہ اپنی اس قربانی کے ذریعے قربِ الٰہی سے ہمکنار ہوجائے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ اس کی قربانی کو قبول فرمائے، اس کے اہلِ خانہ کی مغفرت فرمائے، انہیں صبر عطا کرے اور امّت کے نوجوانوں میں احمد الحزنوی جیسا جذبۂ شہادت بیدار کرے تاکہ وہ ذلّت وخواری کی زندگی قبول کرنے سے انکار کردیں اور عزت ووقار کا راستہ اپنا سکیں! (آمین)

وصیّت

یہ پیغام تمام لوگوں کیلئے ہے:

اس امت کے علماء کیلئے

معلّمین کیلئے

مبلّغین کیلئے

جیل خانوں میں قید ہمارے بھائیوں کیلئے

ان لوگوں کیلئے جو کسی مجبوری کی وجہ سے ہجرت اور جہاد کی راہ اختیار نہیں کرسکے

ان مجاہدین کیلئے جو سرحدوں کی نگرانی کررہے ہیں

دنیا کے مختلف علاقوں میں موجود ان مسلم اقلیتّوں کیلئے جنہیں ظلم وجبر کا سامنا ہے

الاقصیٰ کے بیٹوں اور کشمیر کے نوجوانوں کیلئے

ہراس شخص کیلئے جس کا دل مسلمانوں کے زخموں سے چور چور ہے

اور غداری کے زخموں سے لہولہان امتِ مسلمہ کیلئے ......

میں اس موقع پر ان سب کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاددلانا چاہتا ہوں:

حَتَّی اِذَا اسْتَیْـأَسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْا اَنَّھُمْ قَدْ کُذِبُوْا جَآئَھُمْ نَصْرُنَا (سورۃ یوسف)

﴿یہاں تک کہ جب پیغمبر لوگوں سے مایوس ہوگئے اور لوگوں نے بھی یہ سمجھ لیا کہ ان سے جھوٹ بولا گیا تھا تو یکایک ہماری مدد آ پہنچی﴾

آج ذلت میں گھرے ہونے کے باوجود
ہم پوری دنیا کو یہ سنا دینا چاہتے ہیں
کہ ظلم کی رات کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو
یقیناً اس رات کے اندھیرے ڈھل جائیں گے
عزت و وقار کا سورج طلوع ہو کر رہے گا
جب ذلت کے یہ بادل چھٹیں گے
اور شکست کافروں کا مقدر بنے گی
تو ایک ایسا نظام قائم ہوگا
جس کی بنیاد قرآن و سنت پر ہو گی
ہم قران کو اس وقت تھامنے کا اعزاز حاصل کریں گے
جب لوگ بداخلاقی اور ذلت کو باعثِ اعزاز سمجھیں گے
ہم عزت و وقار اور فتح کی سرحدیں کھینچ کر
ایک نیا نقشۂ اسلام بنائیں گے
آج ہم ان نوجوانوں کو بیدار ہوتا دیکھ رہے ہیں
جو بزدلی اور خوف سے نا آشنا ہیں
جن کے دلوں کو قرآن نے شجاعت سے معمور کر دیا ہے
جن کے نعروں میں ولولہ اور ہر ہر لفظ میں اک نیا درس ہے
اگر لوگ اس بات پر فخر کر رہے ہیں کہ ان کا رہنما مغرب ہے
تو ہم عثمانؓ و عمرؓ کی رہبری پر شاداں ہیں
اگر وہ موسیقی کی آلودگی میں مست ہیں
تو ہم سورۂ انفال وزمر کی تلاوت میں مشغول
راہِ جہاد ہمارے ایمان کا لازمی حصہ ہے
اور اللہ ہی مدد کرنے والا ہے اور ہم اسی کی نصرت کے منتظر ہیں

میں آپ سے جو کچھ کہنے والا ہوں وہ یقیناً آپ کیلئے نیا نہیں ......نہ ہی میں کوئی ایسی خبر لایا ہوں جس سے آپ آگاہ نہیں ......میرے پیشِ نظر تو صرف یاددہانی کروانا ہے......

وَ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرَى تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (سورة الذاريات)

﴿اور یاد دہانی کرواؤ، یقیناً یاددہانی مؤمنین کیلئے نفع بخش ہوتی ہے﴾

امید ہے کہ میرے یہ کلمات ہمارے اور آپ کیلئے باعثِ نفع ثابت ہوں گے۔

اے مخلص علمائے امت! ہر ملامت کرنے والے کی ملامت سے بے پرواہ ہو کر کلمۂ حق کہنے والو! امّت کیلئے روشنی و امید کے مینارو! اے رہبرانِ ملت! آپ تو اس امت کی رائے بنانے والے ہیں، جو مؤقف آپ اختیار کرتے ہیں امت بھی وہی بات کہتی ہے، چنانچہ جان لیجئے کہ اس امت کا بوجھ آپ کے کندھوں پر ہے۔ روزِ قیامت آپ سے اس بھاری ذمہ داری کے بارے میں سوال کیا جائے گا ......اس روز جب بچے بھی خوف سے بوڑھے ہو جائیں گے......جب انسان کا مقدر یا تو جنت کے باغ ہوں گے یا پھر جہنم کی آگ !اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہمیں آپ سے رہنمائی لینے کا حکم دیا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِن كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (سورة الانبياء)

﴿اہلِ ذکر سے پوچھ لو اگر تم علم نہیں رکھتے﴾

آپ ہی اہلِ ذکر ہیں، نہ کہ بادشاہوں اور حکومتوں کے وظیفہ خوار۔ چنانچہ میں سب سے پہلے آپ سے اور پھر پوری امت سے مخاطب ہوں:

کسی دیدۂ بینا رکھنے والے شخص سے یہ بات چھپی نہیں رہ سکتی کہ امتِ مسلمہ آج زخموں سے چور چور ہے ......قتل وغارت، تشدد اور دربدری کا شکار ہے......مسلمانوں کی جان کی کوئی حرمت باقی نہیں بچی ......معصوموں کا قتلِ عام ہو رہا ہے......اور یہ سلسلہ روزانہ ہماری نظروں کے سامنے چہار سو جاری ہے ......فلسطین میں یہ کہانی گزشتہ پچاس سال سے ہر روز دہرائی جا رہی ہے......اس کے زخموں سے لہو آج بھی بہہ رہا ہے! میرے مسلمان بھائیو! کشمیر کی

جانب دیکھو جہاں گائے کے پجاری ہمارے مسلمان بھائیوں کو ہر روز قتل کر رہے ہیں ......اور یہی صورتحال دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں بھی ہے۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے ان بھائیوں کا بدلہ کون لے گا؟

اگر جہاد نہیں، تو پھر فتح کا راستہ اور کون سا ہے؟

ان مظلوم بھائی بہنوں کی مدد کیلئے ہم کیا کر سکتے ہیں؟

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ جہاد آج کل فرضِ عین نہیں ،فرضِ کفایہ ہے! میں ایسے لوگوں سے کہنا چاہوں گا کہ اس بات پر علمائے امت کا اجماع ہے کہ جہاد اصلاً فرضِ کفایہ ہوتا ہے،لیکن بعض حالات میں یہ فرضِ عین بن جاتا ہے، یعنی فرداً فرداً ہر مسلمان پر فرض ہو جاتا ہے:

۱۔ جب دشمن مسلمانوں کی سرزمین پر حملہ آور ہو۔

۲۔ جب دو فوجیں ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں۔

۳۔ جب کفار نے کسی مسلمان کو قید کر لیا ہو۔

۴۔ جب حکمران یہ حکم دیں کہ لڑائی کیلئے نکلنا سب پر لازم ہے۔

ان میں سے کوئی بھی صورتحال پیش آنے کی صورت میں جہاد امتِ مسلمہ کے ہر ہر فرد پر فرض ہو جاتا ہے، اور اس وقت تک فرض رہتا ہے جب تک جہاد کرنے والوں کی تعداد دشمن کو پچھاڑنے کیلئے کافی نہ ہو جائے۔ایسے میں جہاد میں شرکت نہ کرنے والا ہر فرد گنہگار ہو گا۔

میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں ......آج مسلم دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟ مسلمانوں کے علاقوں پر ایسا غاصبانہ قبضہ جو کسی کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں! اے علمائے امت! آپ تو اپنی آنکھوں سے سرزمینِ مکہ و مدینہ تک میں یہ سب کچھ ہوتے دیکھ رہے ہیں ......پھر کیوں ہم نے آپ میں سے کسی کو بھی **حیّ علی الجهاد** کی پکار بلند کرتے نہیں سنا؟ شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہؒ کا قول ہے کہ:

”حرمتوں اور دین پر حملہ آور دشمن کا شر دور کرنے کا سب
سے مؤثر طریقہ دفاعی جہاد ہے، اور اس کے واجب ہونے
پر علمائے امت کا اجماع ہے۔ایمان لانے کے بعد سب
سے بڑا فریضہ دین و دنیا کی بربادی کے درپے حملہ آور دشمن کو

پچھاڑنا ہے؛ اس کی فرضیت غیر مشروط ہے اور ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق اس میں حصہ ڈالے گا۔''

آپؒ ہی نے یہ بھی کہا ہے کہ:

''اگر دشمن مسلمانوں کے کسی علاقے پر حملہ آور ہو تو اسکے دفاع کا فریضہ اس سرزمین سے ملحق علاقوں پر بھی عائد ہوگا، اور (اگر یہ لوگ بھی دفاع کیلئے ناکافی ہوں تو) فرضیت کا یہ دائرہ پھیلتا جائے گا (اور ضرورت پڑنے پر پوری دنیا کے مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا) کیونکہ مسلمانوں کے تمام علاقے ایک ملک ہی کی مانند ہیں۔ چنانچہ ہر فرد کیلئے اپنے والدین اور قرض خواہ تک کی اجازت لئے بغیر نکلنا واجب ہوگا۔''

ہمارے بھائی اور ہمارے علماء ابھی تک کافر ریاستوں کے قید خانوں میں بند ہیں ...... ہر روز ہم سنتے ہیں کہ ان کافروں نے ہمارے مزید بھائی بیٹوں کو گرفتار کرلیا ہے ...... چنانچہ جب تک یہ سب آزاد نہیں ہو جاتے جہاد ہر مسلمان پر فرض ہے...... اے علمائے دین! آپ ہی تو ہمیں یہ مسائل بتاتے تھے ...... پھر کیا وجہ ہے کہ شیخ عمر عبدالرحمان کو امریکہ میں قید ہوئے سالہا سال گزر جانے کے باوجود آپ نے اعلانِ جہاد نہیں کیا! شیخ عمر عبدالرحمان تو محض ایک مثال ہیں ......اللہ آپ کو رہائی عطا فرمائے ......ایسی بے شمار اور مثالیں بھی دینا ممکن ہے۔

اے علمائے کرام، جاگ اٹھئے! اگر آپ ان حقائق کو تسلیم کرنے کے باوجود اعلانِ جہاد نہیں کریں گے اور جہاد کو فرضِ عین نہیں قرار دیں گے، تو پھر کون یہ کام کرے گا؟ اگر جہاد اب بھی فرض نہیں ہوا تو کب فرض ہوگا؟ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں ...... مجھے کوئی ایک ایسا عذر بتا دیں جو ان چاروں صورتوں کے پائے جانے کے باوجود امت پر سے جہاد کی فرضیت ساقط کر سکے! ان چاروں صورتوں میں جہاد کی فرضیت پر تو تمام اہلِ علم کا اتفاق ہے، اور آپ خود بھی ساری زندگی یہی بات کہتے رہے ہیں ...... پھر کیا چیز آج جہاد کی فرضیت میں مانع ہے؟

جہاں تک دشمن کا تعلق ہے تو اس نے تو مسلمانوں پر حملہ کیا ہے ......سرزمینِ اندلس آج بھی اس امت کیلئے

ایک مستقل تازیانہ ہے...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شبِ معراج میں جس مقدس سرزمین تشریف لے کر گئے تھے، وہ بھی اب یہودیوں کے قبضے میں ہے...... کشمیر بھی ہم سے چھن چکا ہے......ان کے علاوہ بھی ان گنت دیرینہ زخم ہیں جن سے روز بہتا ہوا لہو ہمیں ہمارا فریضہ......فریضۂ جہاد یاد دلاتا ہے...... پھر بھی آپ......اے علمائے امت!...... جہاد کی فرضیت کا اعلان نہیں کرتے؟

ظالموں کی قید میں موجود ہمارے بھائیوں پر ایسے مظالم توڑے جارہے ہیں جنہیں الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں......مگر آپ پھر بھی جہاد فرض ہونے کا اعلان نہیں کرتے!؟ کیا ہم اپنے حکمرانوں کے اشارے کے منتظر ہیں؟ اگر یہی بات ہے تو ہمیں کوئی ایک ایسا مسلم حکمران دکھادیں جو جہاد کی آرزو تک رکھتا ہو! اور اگر آپ یہ عذر پیش کرنا چاہتے ہیں کہ چونکہ مسلم ممالک پر طاغوت کے ایجنٹ حکمران اور انکی فوجی قوت مسلط ہے، لہٰذا آپ مجبور ہیں......تو اس کا جواب ہم آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے دینگے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں مصائب کے پہاڑ توڑے گئے تو انہوں نے لوگوں کو ہجرت کا حکم دیا تاکہ ایک اسلامی ریاست قائم کی جاسکے......ایک ایسی ریاست جہاں جہاد کی تیاری کی جائے۔ مصائب پر بیٹھ کر افسوس کا اظہار کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے مظالم خاموشی سے برداشت کرنے کی بجائے ان سے نجات حاصل کرنے کی راہ اختیار کی!

آج امتِ مسلمہ بھی کچھ ایسے ہی حالات سے دوچار ہے......افغانستان پر طالبان کی نہیں، اللہ کی حکمرانی قائم ہے اور انہوں نے مہاجرین کیلئے اپنے ملک کے دروازے کھول دیئے ہیں؛ چنانچہ علماء اور نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد نے یہاں سے جہاد کی تربیت حاصل کی ہے۔ اللہ طالبان کی ان خدمات کو قبول فرمائے!

اللہ کی قسم! ظلم وجور کے تحت مزید زندگی ہمیں گوارا نہیں......ایسی حکومتوں کے سائے میں رہنا ہمارے لئے اب ناقابلِ برداشت ہو چکا ہے جو اسلام کا نام لیتی ہیں مگر اسلام ان سے کلی طور پر بری ہے......ایسے نظام جو اپنے عوام پر انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین مسلط کرتے ہیں......جن کی بنیاد ہی مغربی فکر وفلسفہ ہے...... حالانکہ یہی وہ سرزمینِ عرب ہے جہاں اسلامی جہادی طرزِ زندگی کی صدیوں حکمرانی رہی ...... جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے اپنے خون سے سیراب کیا...... یہاں تک کہ ان میں سے ایک صحابیؓ نے بحرا لکاہل کے ساحلوں پر کھڑے ہوکر کہا کہ

"اللہ کی قسم اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تیرے پار بھی کوئی زمین

باقی ہے تو میں اپنا گھوڑا ابھی تیرے پانیوں میں ڈال دیتا۔''

مگر آج ہم پر ایسے ظالم حکمران مسلط ہیں جو عوام پر اللہ کے بجائے انسانی قوانین کے ذریعے حکمرانی کر رہے ہیں، تاکہ وہ اپنے مغربی آقاؤں کو خوش کر سکیں۔ ان حکمرانوں کے مابین اپنے آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ یہ سوچتے ہیں کہ امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے سے بڑی نعمت اور کیا ہوسکتی ہے؟ امریکہ کی آنکھوں کا تارا بننے سے بڑھ کر بھی کوئی مقام پانا بھلا ممکن ہے؟ فہد بن عبد العزیز، اور اس کے بھائیوں عبد اللہ، سلطان، نائف اور سلمان نے امریکہ کی نگاہوں میں اپنا مقام بنا رکھا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ انہیں برباد کر دے! انہوں نے اپنے حقیر سیاسی مفادات کی خاطر عیسائیوں کو مکہ اور مدینہ کی مقدس سرزمین میں لا کھڑا کیا ہے ......اور اس طرح یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احکامات کی صریح خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ

''جزیرۂ عرب سے یہود و نصاریٰ کو نکال باہر کرو۔''

ان عیسائیوں نے دن دیہاڑے مسلمانوں کے قبلے اور ان کی سرزمین پر قبضہ کیا ہے ......جزیرۂ عرب کے مرتد حکمرانوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے وسائل لوٹے ہیں ......آلِ سعود نے یہ مکروہ کھیل محض امریکہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کھیلا ہے ......اور وہ بدبخت اس گھٹیا مقصد کے حصول میں کامیاب بھی رہے ہیں! اسی مقصد کیلئے انہوں نے ۴۵ ہزار امریکی فوجیوں اور ان کے برطانوی اور فرانسیسی حلیفوں کیلئے جزیرۂ عرب کے دروازے کھولے، تاکہ آلِ سعود کا تحفظ اور دفاع کیا جاسکے۔ یہاں تک کہ ہمیں یہ دن بھی دیکھنا پڑا جب امریکیوں اور عیسائیوں کی بیٹیاں اس پاک سرزمین پر آزادانہ گھومتی پھرتی ہیں جسے اللہ نے مسلمانوں کے قبلے کا اعزاز عطا کیا۔

مجھے بتاؤ کہ جب امریکی فوجی ہی میرے محافظ قرار پائیں تو میں کس طرح کی زندگی گزاروں گا؟ کیا ایسے حالات میں عزت و وقار سے جینا ممکن ہے؟ میں کیسے اس خام خیالی میں مبتلا رہوں کہ میرا دین اس سرزمین پر بالادست ہے جہاں حکمرانی امریکہ کی ہے؟ حقیقت تو یہ ہے کہ......

آلِ سعود امریکیوں کے کھلونے ہیں
ان کی حیثیت بے جان مورتیوں کی سی ہے
امریکی خواہشات سے انچ برابر ہٹنا بھی ان کے اختیار میں نہیں

انہوں نے اسلام کا نقاب اوڑھ رکھا ہے تاکہ اپنے حلیے سے لوگوں کو بے وقوف بنا سکیں

درحقیقت یہ لوگ اللہ سے کفر اور دینِ اسلام سے ارتداد کے مرتکب ہوئے ہیں۔

آپ ان کے بارے میں اور کیا کیا جاننا چاہتے ہیں ......؟

انہوں نے تو ہمارا قبلہ اور ہمارے علاقے ہی بیچ ڈال ہیں

انہوں نے اللہ کے دین کو قابلِ خرید وفروخت مال بنا دیا ہے

یہ جب چاہیں اسلام کو اختیار کر لیتے ہیں اور جب چاہیں اسے چھوڑ بیٹھتے ہیں!

کون ہے جو اس کے بعد بھی کہے کہ یہ ہمارے اولی الامر ہیں ......اللہ کی مار پڑے ان پر! چنانچہ ہم نے اپنے ایمان بچانے کی خاطر اپنا گھر بار چھوڑا اور ہجرت کی راہ اختیار کی، تاکہ ہم جہاد کی تربیت حاصل کر کے اس مقدس سرزمین، بلکہ تمام عالمِ اسلام کو یہود و نصاریٰ سے پاک کریں۔

آلِ سعود کا کفر کسی سے مخفی نہیں ......ان کے نظام میں خدا کا قانون کمزوروں پر تو نافذ ہوتا ہے جبکہ امیروں کو اس سے بچا لیا جاتا ہے......آلِ سعود غیر اسلامی نظام چلا رہے ہیں ......چیمبر آف کامرس اس بات کا ایک بیّن ثبوت ہے ......انہوں نے سود کو کھلے عام چھٹی اور سودی کاروبار کی اجازت دے رکھی ہے......اسی غرض سے جزیرۂ عرب میں کثیر المنز لہ عمارتیں تعمیر کی گئیں ہیں جہاں نہایت ڈھٹائی اور بے خوفی سے اللہ کے ساتھ جنگ کی جا رہی ہے ......اس پر طرّہ یہ کہ انہوں نے بار بار ایک ایسا جرم دہرایا ہے جس کا مرتکب دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ......یعنی مومنوں کے مقابلے میں کفار کا ساتھ دینے کا جرم! آلِ سعود نے یہ کام یمن میں کیا جہاں انہوں نے شمالی یمن میں مجاہدین کے بجائے کمیونسٹوں کا ساتھ دیا...... یہی کام انہوں نے جنوبی سوڈان میں کیا اور مسلمانوں کے بجائے عیسائیوں کا ساتھ دیا......اسی طرح کی درجنوں دیگر مثالیں بھی موجود ہیں۔

اے امتِ اسلام! اے نوجوان مجاہدو! اے ایمان وعقیدے کے محافظو! اے شریعت کے نگہبانو! اے میدانِ جنگ کے شیرو! اے رات کے راہبو! کیا حق کو شخصیتوں کے ذریعے پہچانا جاتا ہے...... یا شخصیتوں کی قدر حق پر پرکھ کر متعین کی جاتی ہے؟ کیا ان تمام حالات کے باوجود بھی جہاد بدستور فرضِ کفایہ ہی ہے؟ کب تلک مسلمانوں کا خون خود مسلمانوں کی نگاہ میں اتنا ارزاں رہے گا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ یہ خون خدا کی نظر میں کتنا مقدس ہے؟ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

”کعبہ کا ایک ایک پتھر علیحدہ کر دیا جانا اللہ کی نگاہ میں ایک
مسلمان کا خون بہنے سے زیادہ ہلکی بات ہے۔“

اے لوگو! تمہاری اسلام سے وفاداری کہاں گئی؟

تمہارا یہ احساس کہاں رہ گیا کہ امتِ مسلمہ ایک جسم کے مانند ہے؟

کیا ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے دل مردہ ہو چکے ہیں؟

کیا مسلمانوں کے یہ احساسات خلافت کے ساتھ ہی مٹ گئے تھے؟

اے مسلمانو! کیا دنیا کی محبت تم پر اس قدر غالب آچکی ہے کہ تم یہ سب کچھ بھلا بیٹھے ہو؟

کیا درہم و دینار کی چمک نے تمہاری، حتیٰ کہ تمہارے دینداروں، کی آنکھوں کو بھی ایسا خیرہ کیا ہے کہ تمہیں سچائی نظر ہی نہیں آتی؟

اگر ایسا نہیں تو پھر تم خود ہی بتادو کہ امت کے معاملات کی اصل صورتحال کیا ہے؟

اور اس صورتحال سے نکلنے کی راہ کیا ہے؟

اللہ کی قسم! اس مشکل سے نکلنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ......

......امت کے وہ مخلص علماء جن پر مسلمانوں کو اعتماد ہے اٹھ کھڑے ہوں اور اعلانیہ کلمۂ حق کہیں پوری امت اللہ کی شریعت نافذ کرے

......مسلمان قرآن وسنت کی طرف واپس پلٹیں

......اور اپنا فراموش کردہ فریضہ......فریضۂ جہاد ادا کریں!

لیکن یہ صرف اسے وقت ممکن ہے جب امتِ مسلمہ یہ بات اچھی طرح سمجھ لے کہ یہ دنیا، اپنی تمام تر چمک دمک کے باوجود اللہ کی نگاہ میں مچھر کے ایک پر جتنی حیثیت بھی نہیں رکھتی......اگر اس کی اتنی سے وقعت بھی ہوتی تو کفار کو پانی کا ایک گھونٹ تک نہ دیا جاتا......امت کو یہ سمجھنا ہوگا کہ یہ دنیا فانی ہے اور......اللہ کے دشمنوں، منافقوں اور ظالموں کی طاقت اللہ کی طاقت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں......اللہ ہی کی ذات تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے...... دشمن کی جانب سے میزائلوں، توپوں اور وسیع پیمانے پر تباہی والے ہتھیاروں کی تیاری کے باوجود......اس کی تمام تر فوجی طاقت اور ٹیکنولوجی کی برتری کے باوجود......اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے اور اسکی بندگی کرنے والوں کی مدد

کیلئے اللہ نے وہ سامان تیار کررکھا ہے جواس سے کہیں زیادہ ہے۔
اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّمَآ اَمۡرُهُ اِذَآ أَرَادَ شَيۡـًٔا اَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ

(سورة يٰسٓ)

﴿وہ جب کچھ کرنا چاہتا ہےتو صرف حکم دیتا ہے کہ ہوجا اوروہ ہو جاتا ہے﴾

جن لوگوں کی حفاظت اللہ سبحانہ وتعالیٰ خود کرتا ہووہ ہچکچاہٹ اور کمزوری کا اظہار کیوں کریں؟ اس زندگی اور اس کے مال و دولت کواللہ کی خاطر طلاق دے دو کیونکہ یہ اس قدر قیمتی نہیں جتنا تم اسے سمجھتے ہو......آرام سے رہنے اور زندگی کے مزے لوٹنے کا مطلب یہ نہیں کہ ہم موت سے بچ جائیں گے......نہ ہی جہاد کی راہ اپنانے اورلڑنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم موت سےقریب آجائیں گے......موت تو آنی ہی ہے......فیصلہ اس بات کا کرو کہ تمہیں کس طرح کی موت چاہیئے؟ کیا تم اپنے نرم اور آرام دہ بستروں پر جانوروں کی سی موت مرنا چاہتے ہو......یا تم شہید کی موت مرنا پسند کرتے ہو؟ جب اعلانِ جہاد ہوجائے تو اپنے عقیدے کو مضبوط کرو، اللہ کی خوشنودی کیلئے جلد از جلد جہاد کی تیاری کرو اور نہایت اخلاص کے ساتھ شہادت کی آرزو کرو۔ شہادت تو وہ مقام ہے جسے پانے والے پر ہر مسلمان کو رشک کرنا چاہیئے اور اللہ سے شہادت کی دعا کرنی چاہیئے۔

کہاں ہیں وہ لوگ جن کے عزم پختہ ہیں؟ جن کی روح پاکیزہ ہے؟ جو اپنی جان ہتھیلیوں پر لئے پھرتے ہیں اور اسے اللہ کو تحفے کے طور پر دینا چاہتے ہیں؟ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ:

مجھے میدانِ جنگ کا راستہ دکھاؤ
تاکہ میں اس دین پر اپنی جان نچھاور کرسکوں

اگر ہم اپنے اردگرد ایک نظر دوڑائیں تو یہی محسوس ہوگا کہ دشمن کے خلاف لڑنے کیلئے بہت سے محاذ ہیں۔ شیشان، انڈونیشیا اور کشمیر جیسے کئی محاذ ہمارے منتظر ہیں۔ گوکہ ہر جگہ ہمارا دشمن مختلف ہے، مگران کے کفر اور منافقت نے انہیں ایک قوم بنا رکھا ہے......لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آج ہمارا سب سے بڑا دشمن، دورِ حاضر کا طاغوت، امریکہ ہے! وہی امریکہ جسے عرب حکمرانوں نے اپنا معبود بنالیا ہے!

......یہ امریکہ ہی ہے جو جبر وطغیان کے ہتھکنڈے استعمال کر کے دنیا پر قابض ہے

......شیشانی مسلمانوں کے خلاف روس کی جنگ امریکی آشیر بادہی سے جاری ہے

......انڈونیشیا کے خلاف صلیبی یلغار ہو

......یا کشمیر اور بھارت میں ہندوؤں کی وحشیانہ کاروائیاں، سب امریکی منصوبہ بندی کا حصہ ہیں

......قبلۂ اول مسجدِ اقصیٰ پر یہودیوں کا قبضہ اور ہمارے فلسطینی بھائیوں کا قتلِ عام امریکی ایماء پر، اس کی بھرپور امداد ہی سے ہو رہا ہے۔

......انہوں نے ہمارے علاقوں پر قبضہ اور ہم پہ ایک مسلسل جنگ مسلط کر رکھی ہے ......اس کیلئے باقاعدہ اعلان کرنا یا فوجیں اتارنا ضروری نہیں ہوتا......اتنا ہی کافی ہوتا ہے کہ وہ ہم پر اپنے ماتحت اور آلۂ کار مسلط کر کے ہمیں غلام بنالیں ......اور وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں!

......آج ہم پر ایسے کٹھ پتلی حکام مسلط ہیں جو امریکہ کے نمک خوار ہیں، اسلام اور مسلمانوں سے شدید نفرت رکھتے ہیں اور اللہ کے دین کو مٹانے اور اس پر چلنے والوں کو کچلنے کیلئے پوری سنجیدگی اور محنت سے کام کر رہے ہیں۔

......مکہ و مدینہ کی سرزمین پر قبضہ کوئی بہت پرانی بات بھی نہیں جو آپ کے علم میں نہ ہو......کویت پر عراقی قبضے کا بحران خود پیدا کرنے کے بعد، امریکہ نے اس کی آڑ میں پورے خطے میں اپنا فوجی تسلط قائم کیا اور شاہ فہد اور اس کے بھائیوں کی دعوت پر امریکی افواج سرزمینِ مکہ اور مدینہ میں داخل ہوئیں ......اور بہانہ یہ بنایا کہ اس سے ہمارا تحفظ مقصود ہے...... ہمارے قبلے کا دفاع مقصود ہے......

کیا امتِ مسلمہ میں کوئی مرد نہیں موجود؟

کیا یہ امت اتنی بانجھ ہوگئی ہے کہ اپنے قبلے کا دفاع بھی خود نہیں کر سکتی؟

انہیں حالات پر غور کرنے کے بعد ہم نے امریکہ اور اسکے حواریوں کے خلاف براہِ راست تصادم کی راہ اختیار کی کیونکہ ہم روزانہ اپنے بھائیوں کا قتلِ عام اور اپنی بہنوں کی عزتیں پامال ہوتی نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن اس سے پہلے ہم نے متعدد جید علماء سے رائے طلب کی ......اللہ ان علماء کی حفاظت فرمائے اور ان کے علم سے پوری امت کو فیض یاب کرے! ان علمائے کرام میں شیخ حمود بن عقلاء الشعیبیؒ، شیخ عبداللہ بن جبرین، شیخ سلمان العلوان، شیخ حسن ایوب، شیخ محمد بن محمد الشنقیطی، شیخ اسامہ بن لادن اور شیخ ابو عمر سیف **حفظهم الله** وغیرہ شامل تھے۔

ان علماء کی آراء کی روشنی میں ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ دشمن کا واحد علاج یہی ہے کہ اس کے مفادات، شہریوں اور فوجیوں کے خلاف شہیدی حملے کئے جائیں۔ شہیدی حملوں کے زبردست اثرات کا مشاہدہ ہم اس سے پہلے نیروبی اور دارالسلام میں امریکی سفارتخانوں اور عدن میں امریکی بحری بیڑے کے خلاف کاروائیوں میں کر چکے ہیں۔ یہ امریکی بیڑا کویت کی طرف جارہا تھا جہاں سے اس نے ہمارے عراقی بھائیوں کے خلاف حملے کرنے تھے۔

علمائے حق یہ فتاویٰ دے چکے ہیں کہ شہیدی حملے جائز ہیں، یہ کسی طرح بھی خودکشی کے زمرے میں نہیں آتے اور ایسی کاروائیوں میں جان دینے والے دراصل اللہ کی راہ میں شہید کا درجہ رکھتے ہیں؛ بالخصوص جب ہمارے لئے دشمن تک پہنچنے کا کوئی اور ذریعہ نہ ہوتو ایسے حملوں کا جواز ہر شک سے بالا ہے۔ اس رائے کی پشت پر بہت مضبوط دلائل موجود ہیں، جن میں سے ایک قرآن میں مذکور اصحاب الاخدود کا وہ واقعہ ہے جہاں ایک نوجوان اہلِ ایمان اپنے بادشاہ کو بتاتا ہے کہ اس کو کس طرح سے قتل کیا جاسکتا ہے، اور یوں وہ دین کے تحفظ اور کلمۂ حق کی سربلندی کی خاطر اپنی جان خود قربان کردیتا ہے۔ گوکہ شریعت کی رو سے کسی دوسرے شخص کے قاتل اور خود اپنی جان کے قاتل میں کوئی فرق نہیں......مگر اس واقعے میں اپنی جان فدا کرنے والے کو کسی مفسّر یا محدّث نے خودکشی نہیں قرار دیا! اس واقعے کی تفصیلات صحیح مسلم میں مذکور ہیں۔ شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہؒ نے صحیح مسلم کی اسی حدیث کو بنیاد بناتے ہوئے یہ رائے قائم کی تھی کہ

> ''اسلام دین کی بالادستی کیلئے خود کو شہید کرنے کی اجازت دیتا ہے۔''

شہیدی حملوں کے جواز کی ایک اور دلیل ابنِ ابی شیبہ کی یہ روایت ہے کہ حضرت معاذ بن عفرہؓ نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ

> یا رسول اللہ! اللہ اپنے بندے کے کس عمل پر (خوشی سے) ہنس پڑتا ہے؟
>
> رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
>
> (جب اس کا بندہ زرہ پہنے بغیر اپنے دشمن میں گھس جائے)

یہ سنناتھا کہ حضرت معاذ بن عفرہؓ نے اپنی زرہ اتار

پھینکی اور دشمن سے لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

زرہ پہنے بغیر لڑنے کی صورت میں مرنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں، مگر غلبۂ دین کی خاطر یہ عمل نہایت مقبول قرار دیا گیا!

اپنی وصیت ختم کرنے سے پہلے میں ایک بار پھر علمائے کرام سے......داعیانِ دین سے ......ان صالح نوجوانوں سے جنہیں کوئی عذر اسلام کی خدمت اور جہاد کرنے سے نہیں روکتا......اور ان محروموں سے جنہوں نے ابھی تک میدانِ جہاد کی طرف رخ نہیں کیا...... میں ان سب سے پھر مخاطب ہونا چاہوں گا...... میں بالخصوص سرزمینِ حرمین کے باسیوں اور بالعموم تمام امت سے کہنا چاہوں گا کہ......

اگر آپ اس توہین آمیز زندگی پر مطمئن ہیں......اور ہجرت کرنا اور ہتھیار اٹھانا آپ کیلئے ممکن نہیں......تو کم از کم ہماری مدد کریں...... اپنی زبانیں ہمارے خلاف نہ کھولیں......اپنے قلم سے اپنی امت کی آبرو کی حفاظت کریں......اگر آج آپ ایسا نہیں کریں گے تو بہرحال ایک دن تو آنا ہے جب ہم نے اور آپ نے اپنے معبودِ حقیقی کے سامنے پیش ہونا ہے......ایک ایسے کٹھن دن جب بچے بھی خوف کے مارے بوڑھے ہو جائیں گے......اس دن انصاف ہوگا اور اللہ تعالیٰ کسی کو غلط نہیں پکڑے گا......لہٰذا اس دن کے سوال جواب کیلئے اپنے آپ کو تیار کر لیں......اس موقع کیلئے اپنا بیان تیار رکھیں!

جہاں تک میرا معاملہ ہے......تو اللہ کی قسم! میں باقیوں کی طرح یہ ذلت آمیز زندگی گزارنے پر قطعاً راضی نہیں! میرا ایمان مجھ سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ میں عزت کے ساتھ اپنے رب کے دین کی پیروی کروں، چاہے اس کیلئے مجھے اپنے پیاروں کو چھوڑنا پڑے اور اپنے گھر سے ہجرت کرنی پڑے......میدانِ جنگ آج سج چکا ہے اور جنت کے باغات ان لوگوں کے منتظر ہیں جو انہیں پانے کی کوشش کریں...... میں ان جنتوں کی تلاش میں اللہ کے دشمن امریکیوں سے جنگ کروں گا...... جہاں ملیں گے ان سے لڑوں گا......حتیٰ کہ ان کے تعاقب میں ان کی اپنی سرزمین تک جا کر انہیں قتل کروں گا!

میں شہادت کا متلاشی ہوں اور انشاءاللہ اپنے دین کو سربلند اور اعداءِ دین کو قتل کر کے شہادت پاؤں گا۔ میں جہاد کی تیاری کرنے اور تربیت حاصل کرنے اسی لئے گھر سے نکلا تھا تاکہ امریکیوں اور دیگر دشمنانِ اسلام کو قتل کر

سکوں اور اپنے بھائیوں کے خون کا بدلہ لے سکوں!

اللہ کی قسم! میں اپنے بھائیوں کا بہتا لہو نہیں بھولا......اور نہ ہی کبھی بھلا پاؤں گا......

وہ لہو جو بندر اور خنزیر کی اولاد نے فلسطین کی سرزمین پر بہایا......اور جو عالمی کفر کے سردار امریکہ کی بھرپور پشت پناہی اور فلسطین پر مسلط یہودی عرب حاکم کی کامل طاعت وفرمانبرداری کی بدولت آج بھی بہہ رہا ہے!

میں اپنے بھائیوں کا خون کبھی نہیں بھولوں گا......چاہے وہ کشمیر میں شہید ہوئے ہوں

......یا فلپائن اور برما میں

......یا بوسنیا اور کوسوو میں!

امریکی حمایت اور اجازت سے دنیا کے ہر حصے میں بہنے والا لہو اور ذبح ہونے والے مسلمان مجھے اچھی طرح یاد ہیں!

جو واحد بات میرے لئے مرحم کا کام کرتی ہے......وہ یہ یقین ہے کہ اللہ کا دین تو تبھی غالب آتا ہے جب مسلمان اپنا لہو پیش کریں اور اس دین کی خاطر ان کے جسموں کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں!

میرے بھائیو! میں اور میرے ساتھی راہِ جہاد پر......زبانِ حال سے......یہ کہتے ہوئے نکل آئے ہیں کہ:

ہم عزت کی موت ڈھونڈنے نکلے ہیں
جیسے شیر اپنی کچھار سے نکل آیا ہو
ہم تلوار کی دھار پر چلتے ہوئے
موت کا دروازہ کھول کر
خود اسے گلے سے لگاتے ہیں
ہماری امت جلد ہی جان جائے گی
کہ ہم نے یہ مشکلات کا رستہ اسی کی خاطر اپنایا ہے

ہم نے اپنے گھر بار اس لئے چھوڑے ہیں تاکہ اپنے خون کی سرخی سے ساری دنیا کو ایک پیغام دیں......
دوستوں اور دشمنوں......اقرباء اور اجنبیوں......عزت والوں اور ذلیلوں......مخلصوں اور غداروں......سب کیلئے

ہمارا یہی پیغام ہے کہ:

اے مالک! آج ہمارے زخموں سے خون رستا رہے یہاں تک کہ تو ہم سے راضی ہو جائے!

اے اللہ! ہمارے جسموں کو قبر میں چھپنے اور مٹی سے ڈھکے جانے سے بچالے......تا کہ کل یومِ حشر ابدی جنت کی بشارتیں ہمیں ڈھانپ لیں!

ہمارا پیغام یہ ہے کہ......

محکومیت اور ذلت کا دور ختم ہونے کو ہے!

اب وقت آ گیا ہے کہ امریکیوں کو ان کی اپنی سرزمین پر ان کے بچوں، فوجوں اور خفیہ اداروں کے درمیان مارا جائے!

وہ وقت آ گیا ہے کہ ہم دنیا پر ثابت کر دیں کہ امریکہ نے مجاہدین سے ٹکر لے کر ایک ایسا لباس پہننے کی کوشش کی ہے جو اس کیلئے نہیں سلا......

اور امریکہ کی حیثیت ایک غبارے سے زیادہ نہیں جس میں جھوٹے پروپیگنڈے کے ذریعے ہوا بھری گئی ہے اور جسے خوشنما ملمع کاری کے ذریعے دنیا والوں کے سامنے بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہے۔

لیکن حقیقت تو آپ دیکھ ہی چکے ہیں......الحمدللہ ہم نے انہیں امریکہ سے باہر بھی مارا ہے......اور آج ہم انہیں ان کے گھر کے عین وسط میں ماریں گے......تو کہاں گئی ان کی سائنسی ترقی اور ٹیکنولوجی کی برتری، جو نہ ان کی حفاظت کر سکی اور نہ ہی ان کا دفاع؟

ہمارا پیغام ہے کہ اگر امریکی قیادت اپنے عوام اور اپنے فوجیوں کی جانیں بچانا چاہتی ہے......تو اسے تمام سرزمینِ اسلام، بشمول قبلۂ مسلمین سے فوراً نکلنا ہوگا اور دنیا کے سامنے یہ بات تسلیم کرنا ہوگی کہ جذبۂ جہاد کے سامنے ڈٹنا اس کے بس کی بات نہیں!

امریکہ کو یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ امتِ مسلمہ میں ایسے افراد اب بھی موجود ہیں جو اسکا دفاع، اور اسکی سر زمین اور مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کرنا جانتے ہیں......امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بانجھ نہیں ہوئی......یہ امت اب بھی خالد بن ولیدؓ، صلاح الدین ایوبیؒ اور شیخ عبداللہ عزامؒ جیسے مجاہد سپوتوں کو جنم دے رہی ہے، جنہوں نے اس دین کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر ڈالا۔

ہمارا پیغام واضح ہے کہ......

اگر شیخ عبداللہ عزامؒ کو قتل کر دیا گیا...... اللہ ان کی شہادت قبول فرمائے...... تو کیا ہوا؟ امتِ مسلمہ میں اب بھی ہزاروں عبداللہ عزام موجود ہیں!

کیا یحییٰ عیاش کو قتل کرنے سے...... اللہ ان کی شہادت قبول فرمائے...... جہاد رک گیا؟

نہیں! امت میں اب بھی ہزاروں یحییٰ عیاش موجود ہیں!

اللہ شیخ اسامہ بن لادن کی حفاظت فرمائے، مگر وہ زندہ رہتے ہیں یا قتل کر دیے جاتے ہیں، جہاد بہر صورت جاری رہے گا، کیونکہ امتِ مسلمہ میں ہزاروں اسامہ موجود ہیں!

امریکہ کو اب ایسے لوگوں کا منتظر رہنا چاہیئے جو زبان سے کچھ نہیں کہنا چاہتے...... جن کا اصرار ہے کہ انہیں جو کچھ بھی کہنا ہے، اپنے خون میں ڈوبی تحریر سے کہیں گے...... اپنے جسم کے بکھرے ٹکڑوں سے حروف پر نقطے ڈالیں گے...... اور اپنی کھوپڑیوں سے الفاظ کے درمیان وقفہ دیں گے...... تا کہ امریکہ ان کی تحریر غور سے پڑھ کر ان کا پیغام اچھی طرح سمجھ سکے...... تا کہ وہ جان جائے کہ یہ لوگ اپنی انتہائی قیمتی متاع، اپنی زندگیوں کے سودے جنت کے عوض کر چکے ہیں...... اور یہ پیغام دے رہے ہیں کہ

میں نے قسم کھائی تھی کہ یا تو عزت و وقار کے ساتھ جیوں گا

یا اپنے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کروا دوں گا

ہمارا پیغام یہ ہے کہ...... میں اور میرے بھائی ذلت کی زندگی گزارنے سے تنگ آ چکے ہیں...... چنانچہ اب امریکہ کی باری ہے کہ ذلت کا کچھ ذائقہ وہ بھی چکھے...... امریکی اور ان کے فوجی بھی خوف کے سائے میں جینے کے عادی بنیں...... اور مخلص مجاہدین کے ہاتھوں کچھ تباہی اور بربادی وہ بھی برداشت کریں!

ہمارا پیمانۂ صبر تو اب لبریز ہو چکا ہے...... لہٰذا امریکیو! سنو! اپنے کفن تیار کر لو...... اپنی قبریں کھود لو......

اِن شآء اللّٰہ تمہاری موت کا وقت قریب ہی ہے!

اے اللہ! اس کافر ریاست کو ہمارے ہاتھوں نیست و نابود فرما اور ہمارے بکھرے ہوئے لاشوں پر اسلامی ریاست قائم فرما تا کہ اس کارِ عظیم کا اجر و ثواب ہمارے حصے میں بھی آ سکے!

اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جن کی موت ایک پوری قوم کی زندگی کا باعث بنتی ہے!

اے اللہ! میں تجھی سے اجروثواب کا طالب ہوں پس میری شہادت قبول فرما!

اے اللہ! میں تجھی سے اجروثواب کا طالب ہوں پس میری شہادت قبول فرما!

اے اللہ! میں تجھی سے اجروثواب کا طالب ہوں پس میری شہادت قبول فرما!

آؤ جنت کے ابدی باغوں میں

جہاں کے خیموں میں ہمارا بسیرا ہے

اللہ تمہارا نگہبان ہو...... یہاں تک کہ ہم جنت میں دوبارہ ملیں ......انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے درمیان......اور کیا ہی عمدہ رفقاء ہیں وہ!

و آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین......والسلام علیکم و رحمة اللّٰہ و برکاته!

ابو الجرّاح الغامدی (احمد الحزنوی)